حقوقِ انسانی
قرآن و حدیث کی روشنی میں (۴)

ازقلم: سید شبیر حسین زاہد

(۶) رشتہ داروں کے حقوق:

(ا) حُسنِ سلوک: قرآن کریم میں ارشاد ہوا: وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَذِی الْقُرْبٰی (البقرہ: ۸۳) "اور ماں باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرو"۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو شخص فراخ رزق اور لمبی عمر چاہتا ہے وہ اقارب (رشتہ داروں) سے (اچھے) تعلقات استوار کرے"۔ (بخاری)

(ب) صلۂ رحمی: قرآن میں ارشاد ہوا: وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِی تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ (النساء: ۱) "اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داریوں سے (باخبر رہو)"۔ حضور صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: "اقارب (رشتہ داروں) سے قطعِ تعلق (صلۂ رحمی کا انقطاع) کرنے والا کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔ (بخاری)

(ج) مالی امداد: قرآن مجید میں حکم ہے: فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ (الروم: ۳۸) "پس قرابت دار کو اس کا حق ادا کرو"۔ یہی حکم سورۃ بنی اسرائیل آیہ ۲۶ میں بھی ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مکہ میں اپنی پھوپھیوں کی مالی مدد فرمایا کرتے تھے[۲۰] اور مدینہ میں خیبر کے مال کے دو حصّے مسلمانوں کے اور ایک حصہ حضورؐ کے اہل و عیال و قرابتداروں کے لئے وقف تھا[۲۱]۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "مسکین کو صدقہ دینا ایک ثواب ہے اور قرابتدار کو صدقہ دینا دوگنا ثواب ہے"۔ (مشکوٰۃ) قربانی کے گوشت میں ایک حصہ قرابتداروں کا رکھا جاتا ہے جو کہ سنّتِ رسولؐ ہے۔

۲۰۔ طبقات ابن سعد　　۲۱۔ سنن ابی داؤد

(د) صحیح راستے کی طرف رہنمائی: حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری وحی یہ کی گئی: وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (الشعراء: ۲۱۴) "اور اپنے اہلِ خاندان رشتہ داروں کو خبردار کرو"۔

(ہ) تعظیم 'شفقت و مہربانی: رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "بڑے بھائی کا حق چھوٹے پر ایسا ہے جیسا باپ کا حق اولاد پر"۔ (بیہقی) پھر فرمایا: "جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہمارے طریقے پر نہیں"۔ (ترمذی)۔"جو لوگوں (یعنی رشتہ داروں) پر مہربانی نہیں کرتا تو خدا بھی اس پر مہربانی نہیں کرتا"۔ (صحیحین)

(و) میراث میں حصّہ: ارشادِ خداوندی ہے: "اور رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں"۔ (الانفال: ۷۵)۔"مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو یہ جائز ہے"۔ (الاحزاب: ۶)۔مزید فرمایا:"مردوں کے لئے حصّہ ہے اس ترکے میں سے جو والدین اور قرابت دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لئے بھی حصّہ ہے اس ترکے میں سے جو والدین اور قرابت دار چھوڑ جائیں"۔ (النساء: ۷) پھر سورۃ النساء کی آیات ۱۱'۱۲ میں اولاد' والدین' زوجین' کلالہ کے (یعنی جس کے نہ والدین زندہ ہوں نہ اولاد ہو) اخیافی بہن بھائیوں اور آیت ۱۷۶ میں (کلالہ کے) سگے اور سوتیلے بہن بھائیوں کا وارثت میں حصّہ بیان فرمایا۔ دوسرے قرابت داروں کے حصوں کی شروط اور تفصیل احادیث میں مذکور ہوئی۔

(۷) یتیموں کے حقوق:

(ا) نیک سلوک: قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے: وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی.... (النساء: ۳۶) "اور ماں باپ' رشتہ دار اور یتیموں کے ساتھ نیک سلوک کرو......" ارشادِ نبوی ؐ ہے: "جو کسی یتیم (لڑکی یا یتیم لڑکے) کے ساتھ نیک سلوک کرے گا جو اس کے پاس ہے تو میں اور وہ جنّت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے"۔ پھر آپؐ نے انگلیوں کو ملا کر دکھایا' پھر فرمایا: "مسلمانوں میں اچّھا گھر وہ ہے جس میں اگر کوئی یتیم ہو تو اس کے ساتھ اچّھا سلوک کیا جا رہا ہو۔ اور بُرا (گھر وہ ہے) جس میں یتیم سے بد سلوکی ہو رہی ہو"۔ (ریاض السنۃ)

(ب) یتیموں کی عزت: ارشادِ الٰہی ہے: كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ (الفجر: ۱۷) "ہرگز نہیں ' بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ہو"۔ پھر فرمایا: "یتیم کو کبھی نہ جھڑکو"۔ (الضحیٰ: ۹)

(ج) کھانے کی امداد: ارشادِ خداوندی ہے: "اور اس (خدا تعالیٰ) کی محبت کی وجہ سے (ایمان والے) مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں"۔ (الدہر: ۸) حضورؐ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو کھلانے پلانے کے لئے گھر لے جائے گا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا"۔ (ترمذی)

(د) یتیم کی کفالت: حضورؐ کا ارشاد ہے: "میں اور یتیم کا سرپرست نیز دوسرے محتاجوں کا سرپرست ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے"۔ یہ کہہ کر آپ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (بخاری)

(ہ) یتیم کی جائیداد کی حفاظت: اللہ کا فرمان ہے: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ (الانعام: ۱۵۲) "اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ پھٹکو مگر بہترین طریقے سے حتیٰ کہ وہ جوان ہو جائے"۔ اسی مضمون کی آیات سورۃ النساء (رکوع ۱) میں بھی آئی ہیں۔

(و) یتیم لڑکیوں کے حقوق کی رعایت: قرآن میں بیان ہوا ہے: "اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو (دوسری آزاد عورتوں میں سے) اپنی خواہش کے مطابق دو دو تین تین چار چار عورتوں سے نکاح کر لو"۔ (النساء: ۳)

(ز) یتیموں کی مالی امداد: ارشادِ الٰہی ہے: "تو آپؐ ان سے کہہ دیں کہ تم جو بھی مال خرچ کرو ماں باپ ' قریبی رشتہ دار ' یتیموں ' محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے ' اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے"۔ (البقرۃ: ۲۱۵) "مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ ' اس کے رسولؐ ' قرابتدار ' یتیموں ' محتاجوں اور (بدحال) مسافروں کا حق ہے"۔ (الانفال: ۴۱)

(ح) یتیم کی خیر خواہی: حکمِ الٰہی ہے: "لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں دریافت

کرتے ہیں تو آپ ان سے کہہ دیں کہ ان کی اصلاح کرنا بہتر ہے اور اگر تم ان سے مِل جُل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں "۔ (البقرہ : ۲۲۰)

(ط) یتیموں کے حقوق کے سلسلے میں انصاف پر قائم رہنے کی تاکید : سورۃ النساء (آیت ۱۲۷) میں ارشاد ہوا ہے :"اور یہ کہ یتیموں کے لئے انصاف پر قائم رہو"۔

(۸) پڑوسی کے حقوق :

(ا) حُسنِ سلوک : ارشادِ باری ہے :"اور احسان کرو ماں باپ ...... قریبی پڑوسی اور دُور کے پڑوسی ..... کے ساتھ"۔ (النساء : ۳۶) حضورِ اکرم کا ارشاد ہے :"وہ شخص مؤمن نہیں جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہیں"۔ (بخاری) "جبرئیل مجھے ہمسایہ کے متعلق اتنا کچھ بار بار کہتا رہا کہ مجھے خیال آنے لگا کہ شاید وہ اسے شریکِ وراثت بنا دے گا"۔ (صحیحین)

(ب) ہدیہ بھیجنا : حضورؐ کا ارشاد ہے :"جب تم گوشت خریدو یا کوئی اور چیز پکاؤ تو شوربہ زیادہ رکھو تاکہ کچھ ہمسایہ کو بھی بھیج سکو"۔ (بخاری)

(ج) عزّت و احترام : رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :"جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے"۔ (بخاری)۔ "اسے ایذا نہ دے"۔ (ایضاً)

(د) پڑوسی کے لئے پیار : حضورؐ کا ارشاد ہے :"تم میں سے کوئی شخص ایماندار ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اپنے پڑوسی کی جان کے لئے وہی پیار نہ رکھے جو خود اپنی جان کے لئے پیار رکھتا ہے"۔ (مسلم)

(ہ) پڑوسی کی ضرورتوں کا خیال : ارشادِ نبویؐ ہے :"وہ مومن نہیں جو خود تو شکم سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا سوئے"۔ (بیہقی و ادب المفرد)

(و) پڑوسی کے ساتھ بُرائی کی شناعت : حضورؐ کا فرمان ہے :"زنا حرام ہے ' خدا اور اس کے رسولؐ نے اسے حرام کیا ہے ' لیکن دس بدکاریوں سے بڑھ کر بدکاری یہ ہے کہ کوئی اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ چوری حرام ہے ' خدا اور رسولؐ نے اس

کو حرام کیا ہے' لیکن دس گھروں میں چوری کرنے سے بڑھ کر یہ ہے کہ کوئی اپنے پڑوسی کے گھر سے کچھ چرا لے"۔ (ادب المفرد)

(ز) **مجموعی حکم:** حضورؐ کا ارشاد ہے کہ پڑوسی اگر تمہاری اعانت کا طالب ہو تو اس کا ہاتھ بٹاؤ' اگر تم سے قرض مانگے تو اسے قرض دو' اگر وہ محتاج ہو تو اس کی مالی امداد کرو' اگر بیمار ہو تو اس کی تیمار داری کرو' اگر مرجائے تو اس کے کفن دفن میں شرکت کرو' اگر اسے بھلائی پہنچے تو اسے مبارکباد دو' اگر مصیبت میں گھرا ہو تو اظہارِ ہمدردی کرو' اگر مکان پڑوسی کے مکان سے اونچا کرنا چاہو تو اس کی رضامندی پہلے حاصل کرو' اگر کھانے پینے کی چیزیں (بالخصوص پھل) لاؤ تو اسے بھی بھیجو' ورنہ رازداری قائم رکھو۔ اسے کسی بھی قسم کی ایذا سے محفوظ رکھو۔[۲۲]

(۹) مسافروں اور مہمانوں[۲۳] کے حقوق:

(ا) **نیک سلوک:** خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: ...... **وَابْنِ السَّبِيلِ** (النساء: ۳۶) "اور مسافر کے ساتھ نیک سلوک کرو"۔

(ب) **مالی امداد:** مال غنیمت میں مسافروں کا حصہ رکھا گیا ہے: **وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ ..... وَابْنِ السَّبِيلِ** (الانفال: ۴۱) "اور جان لو کہ جو چیز تم فتح پا کر حاصل کرو اس کا ...... مسافروں کے لئے (حصہ ہے)"۔

(ج) **تکریم و تعظیم:** حضورؐ کریم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان لایا اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے"۔ (بخاری)

(د) **مہمان کی مشایعت:** حضورؐ ختم المرسلت نے فرمایا: "سنت میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی (میزبان) اپنے مہمان کے ساتھ اس کی تعظیم کے لئے گھر کے دروازے تک جائے"

۲۲۔ بحوالہ غیرفانی تہذیب۔ حقوق العباد۔ الترغیب و الترہیب۔ اس میں پڑوسی کا ایک اور حق یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اپنے باورچی خانہ کے دھوئیں سے اسے رنج نہ دو۔

۲۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان داری اور مہمان کے حقوق کا مجملا تذکرہ سورۃ الذاریات (آیہ ۲۴ تا ۲۸) میں ہوا ہے۔ علماء نے اس حکایت سے مہمان کے متعدد حقوق ثابت کئے ہیں۔(دیکھئے فقہ القرآن' جلد سوم)

(ابنِ ماجہ ٬ بیہقی)

(ہ) ایثار: قرآن مجید میں آتا ہے کہ "(مسلمان مہمانوں یعنی مہاجروں کو) اپنے سے مقدّم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو"۔ (الحشر:۹)۔حضورؐ کا فرمان ہے کہ "(مؤمن کو چاہیے) اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کے ساتھ خاطرمدارات کی مدت ایک دن رات ہے"۔ (صحیحین)

(۱۰) میزبانوں کے حقوق:

(ا) بے اجازت گھر میں نہ جانا: ارشاد الٰہی ہے: "اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے بغیر اور ان پر سلام بھیجے بغیر نہ داخل ہوا کرو"۔ (النور:۲۷)

(ب) دسترخوان سے کھائے پیئے بغیر اٹھنے کی ممانعت: حضورؐ کا ارشاد ہے: "جب دسترخوان بچھا دیا جائے تو کوئی شخص نہ اٹھے حتّٰی کہ دسترخوان نہ اٹھا لیا جائے"۔ (ابنِ ماجہ)

(ج) میزبان کے لئے دعائے خیر: حضورؐ ایک انصاری کے ہاں مہمان ہوئے٬ طعام کے بعد آپؐ نے ایک چٹائی پر نماز پڑھی اور ان (گھر والوں) کے لئے دعا مانگی (بخاری)

(د) تین دن مدتِ قیام: حضورؐ سیدِ وُلدِ آدمؑ کا ارشاد ہے: "(ضیافت) ایک دن اور ایک رات اور مہمانی تین دن کی ہے۔ اس سے آگے (میزبان کی طرف سے) مہمان پر صدقہ ہو گا"۔ (بخاری)

(ہ) مہمان کا میزبان کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں مطلع کرنا: ایک دفعہ حضورؐ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ راستے میں ایک شخص آپ کا ہم جلیس ہوا تو آپؐ نے میزبان کو بتا کر اس کے ساتھ آنے کی اجازت لی ۔ (بخاری)

(و) ہدیہ پیش کرنا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ارشاد ہے کہ "ایک دوسرے کو (مہمان میزبان کو اور میزبان جواباً کچھ) تحائف دیا کرو٬ اس سے کدورت ختم ہو جاتی ہے"۔ (ترمذی)

(جاری ہے)